یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

REGISᴰ Nº 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR

لله الحمد

اہل حدیث

اصل دین آمد کلام الله معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۱ — نمبر ۲

امرتسر ۲۶ صفر المظفر ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء یوم جمعہ

فان تنازعتم في شيء فردوه الى الله والرسول
ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمائت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے .. للعہ

والیان ریاست سے — للعہ

رؤسا اور جاگیرداروں سے — للعہ

عام خریداروں سے — ؏ ایک روپیہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت — بیرنگ ڈاک والیس

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی + اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت مینجر سے فیصلہ کریں۔ جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مینجر ہونی چاہیے ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

ہندو ۔ سکھہ اور آریہ سماج

جب سے آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے ویدوں کی نسبت اپنے خیالات شایع کرکے سماج کی بنیاد لگائی ہے تب ہی سے آریہ سماج والے ہندوؤں سے علیحدگی الیپی کی تھی۔ کہ ہندو کے لفظ سے بھی بیزار تھے۔ بلکہ بیانات کرتے تھے۔ کہ ہندو کے معنے چور کے ہیں۔ چنانچہ آریہ معقول کی تصنیفات میں یہ مضمون بکثرت ملتا ہے۔ ہمیشہ انکی خیال میں رہتے تھے بلکہ بلند آواز سے ظاہر کرتے تھے۔ کہ آریہ سماج کو اپنی برادری الگ کر لینی چاہیے کبھی بھولے سے بھی کوئی آریہ اپنے آپکو ہندو کہلانا پسند نہ کرتا تھا۔ مگر خدا کی شان۔ ضرورت اور مصلحت وقت بھی اک عجیب جادو ہے

کہ ہم انہی آریوں کی تحریروں میں دیکھتے ہیں۔ کہ اپنے آپ کو بجز در ہندو اور سکھوں میں شمار ہونا فخر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مباحثہ دیوریا جو آریوں کی طرف سے چھپا ہے۔ اس میں بڑے فخر و مباہات سے لکھتے ہیں:۔

کیا اب سے پچاس برس پہلے کسی ہندو کا حوصلہ تھا۔ کہ کسی مسلمان یا عیسائی سے ذرا بھی دست پنجہ کر سکے۔ کیا یہ بھی واقع امر واقع نہیں کہ کرنیل الکاٹ اینی بسینٹ جیسے عیسائیت کو اور منشی عبد الغفور بی اے جیسے اسلام کو خیرباد کہکر ہندوؤں اور آریوں کی پناہ لے رہے ہیں صفحہ ۱۱۳

عبارت مذکورہ بالا کا صاف اور مستحضر لفظوں میں آریہ اور ہندو کو ایک مانتا ہے۔ حالانکہ ہندوؤں کا مذہب اور طریق جیسے وہ سب کو معلوم ہے۔ رہا یہ فخر کہ ہماری طفیل ہندوؤں میں یہ طاقت آئی ہے۔ کہ مسلمانوں سے دست پنجہ کرنے لگے ہیں۔ سو اس کا جواب تو سہل ہے کہ جن باتوں کی وجہ سے عیسائیت تھی اور جن باتوں کی وجہ سے وید باقی تمام مذہبی کتابوں سے امتیاز اور نام تھا یعنے مورتی پوجا وغیرہ جب ان ہی سے انکار کر دیا۔ بلکہ مورتی پوجا کرنے کو گناہ کبیرہ قرار دیا۔ جو عین اسلام اور عیسائیت کا اصول تھا۔ تو پھر کسی مسلمان یا عیسائی سے دست پنجہ کرنا کیا مشکل تھا۔ اس کی مثال تو وہی ہوئی کہ کسی کے گھر میں جائیداد وغیرہ تو چوروں کے حملے سے ڈرتا ہو اور اگر وہ سب کچھ لٹ کر مفلس قلاش ہو بیٹھے۔ تو کیسا ڈر اور کس کا ہما ہو۔ اس سے بڑھکر اور سنئیے۔ تو اتفاق زمان میں تیراہمان امرتسر میں خالصہ کالج میں سکھوں کی کمیٹی کو ایک خاص کامیابی ہوئی۔ تو ہمارے پیٹ آریہ اخبار بھکاری امرتسر کی رال ٹپکی۔ کہ ہو نہ ہو ہم بھی ان میں جا ملیں۔ آپ خالصہ کالج کی سرخی دیکر سکھوں سے اپنا شوق ملاقات ان لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں۔ شریمان سردار [illegible] سنگھ مہاراجہ صاحب نے انکو لکھو ہیں سکھوں کی ایک قوم فرض کرلی ہے۔ اور خالصہ کالج کو قومی بتلایا ہے۔ جس سے کسقدر مغالطہ ہو سکتا ہے۔ کہ گویا سکھ ہندوؤں سے کوئی علیحدہ قوم ہے۔ حالانکہ در اصل سکھ لوگ عظیم ہندو قوم کا ہی جز ہیں۔ انکا ہندوؤں کے ساتھ کھان پان کرنا رشتے ناطے رکھنا ہندو تیرتھ کے مرنے والے کو جلانا۔ اور اوتاروں کا قائل ہونا وغیرہ یہ سب باتیں ظاہر کر رہی ہیں۔ کہ سکھ صاحبان بلحاظ قومیت ہندوؤں سے علیحدہ نہیں ہیں۔ اس خیال سے خالصہ کالج بلاشبہ ہندو قوم کا کالج ہے۔ جہاں ہندو قوم کو ہندو کالج بنارس کنیا مہا ودیالہ جالندھر دیانند کالج لاہور اور گروکل ہردوار کا فخر ہے۔ وہاں پر انکو خالصہ کالج امرتسر کا بھی فخر ہونا چاہئیے (۲۲- اپریل ۱۹۰۷ء)

اپریل کا مہینہ دیکھکر تو یہ خیال چاہئیے تھا۔ کہ یہ مضمون ایڈیٹر نے اپریل فول لکھا ہے۔ مگر ہمارا گمان یہ نہیں کہ بھکاری کا لائق اور متین ایڈیٹر اپریل فول لکھنے میں وقت کھوئے۔ بلکہ واقعی اسنے ہندوؤں اور سکھوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کی کوشش کی ہے بھلا صاحب! پیر علیگڈھ کا کالج اور اسلامیہ کالج لاہور نے کونسا گناہ کیا ہے۔ کہ ان پر آپکو فخر نہ ہو۔ جبکہ سکھ ویدوں کو الہامی نہ مانکر گوشت کھاکر بھی آپکے جائے فخر ہیں۔ تو مسلمان بیچاروں نے کیا بھینس ملایا ہے؟ سکھوں کے گرو باوا نانک جی مہاراج کو تو سوامی دیانند خود غرض بے علم۔ جاہل۔ طالب شہرت وغیرہ سخت الفاظ سے لکھیں۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۷۵ اور تمام دیانندی انہی گرو کی تحریر کے مطابق سکھوں کے مہان گرو جی کو ایسا ہی خیال کریں۔ اور دیانندی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۵۷ پر لکھیں کہ گوشت خوروں کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہ کھاؤ۔ مگر ہمارا لائق ایڈیٹر بھکاری سکھوں جیسی گوشت خور قوم کو اپنا بھائی خیال کریں۔ اور رشتہ ناطہ کرنے پر طیار رہیں۔ کیوں نہ ہو سچ ہے

بجز و بطبع دیدۂ ہوشمند

ایڈیٹر بھکاری ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو لاہور کی ماس پارٹی آریہ سماج کے (تعلق رکھنے پر کہ گوشت خور آریہ بھی آریہ سماج کا ممبر رہ سکتا ہے۔ فوراً الگ ہو کر گھاس پارٹی کی بنیاد جما دی تھی۔ کہ ہائے یہ غضب کہ گوشت خور آریہ سماج میں رہ سکیں۔ ایسے پاپی کو سماج میں جگہ دی جاوے۔ پس ہم ایسی سماج میں ہرگز نہ رہیں گے ے

ہم اور غیر دونوں یکجا بہم نہ ہونگے
یہ ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

ہم حیران ہیں۔ کہ کس اصول پر آج یہ زور دیا جاتا ہے کہ سکھ ہم

ahmadimuslim.de

ہیں اور آریہ بھی ہندو - اور یہ تینوں قومیں ملکر پاک تثلیث کیطرح اصل میں ایک ہیں کسی مذہبی قوموں کی بنیاد اون کی کتاب ہوتی ہے - جب ہم دیکھتے ہیں - کہ ان تینوں قوموں میں کسی کا الہامی کتاب پر اتفاق نہیں - سکھوں کے گرو باوا نانک جی کی بابت تو آریوں کے گرو دیانند جی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳ پر تسلیم کیا ہے کہ وہ ویدوں کی مذمت کیا کرتے تھے - رہے ہندو سو آریہ سماج اون کی بہت سی الہامی کتابوں سے منکر ہے - خود وید ہی نصف مانتے ہیں - باقی اختلاف رسوم مذہبی اور طریق عبادات ابھی باقی ہے -

ہاں ہم خوش ہیں - کہ ہم ہندوستانی ایک قوم اور نیشن کہلائیں مگر مذہبی طریق سے نہیں - یہ تو یورپ کے عیسائیوں کو بھی نصیب نہیں - لہٰذا ہر ایک مذہب ہاں بلکہ ملکی حیثیت سے سکھ - ہندو - آریہ کیا مسلمان ہم جا یک جا بیں آسکتے ہیں - گو ان کے ساتھ ہم لگنے سے پوری کچوری چھوئی جاتی ہے -

کیا مسلمان اب بھی نہ جاگیں گے

(نامہ نگار اپنی تحریروں کے خود ذمہ وار ہیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسلمانوں کو آپس کی نااتفاقی نے تباہ کر دیا - وہ اس قابل نہیں کہ سر اوٹھا سکیں - چاروں طرف سے انکو غیر قومیں دبا رہی ہیں - مگر یہ کچھ نہیں کہتے - کہیں کیطرح اونکو اپنے گھر سے ہی فرصت نہیں آپس کی نااتفاقیوں نے اونکو ایسا پست کر دیا ہے - کہ اُن کی ہمت نہیں پڑتی - اور جو چند جوانمرد ہمت کر کے اوٹھتے ہیں - یا اوٹھنے کا ارادہ کرتے ہیں - تو اونکو اونہیں کی قوم گرا دیتی ہے نہ تو مالی امداد دیتے ہیں - نہ علمی - اگر کسی نے محض توکل سے کام نکالنا چاہا - تو چاروں طرف سے اوسپر تکفیر کے فتوی ہوتے ہیں - ہر طرح سے نقصان پہنچایا جاتا ہے - افسوس افسوس - اگر ایسی تعلیتی میں ہمپر طاعون بھیجا گیا - اور ایک غضب کا نمونہ دکھا کر جو کہا یا گیا - منانے کو کسی بے انصافی کی - مسلمانوں کو لازم تہا - اور ہے - کہ ایسے وقت میں تقوی اختیار کرتے - خدا کی درگاہ میں زاری کرتے روتے گڑگڑاتے - گناہوں سے توبہ کرتے - خیرات کرتے - مگر نہیں وہ ایسا نہیں کرتے - بلکہ طرح طرح کے توہمات باطلہ میں پھنسے ہیں کوئی تو اُس آبادی کو جہاں طاعون ہو - چھوڑ کر بھاگتا ہے - میت کی دفن و کفن میں شریک نہیں ہوتا - بعض ایسے ہیں کہ سر سے پیر تک کپڑے لادے پھرتے ہیں - ہر وقت جیبوں میں دوائیاں پڑی رہتی ہیں - مسلمانو! یاد رکھو - جبتک سچے دل سے توبہ نہ کرو گے اور تقوی نہ اختیار کرو گے - اسی طرح کی بلاؤں میں مبتلا رہو گے مگر مسلمان اب بھی باز نہیں آتے اور جن افعال ناشائستہ سے طاعون اُنپر مسلط کیا گیا ہے - بار بار وہی کرتے ہیں - بلکہ طاعون کے زمانہ میں زائد - محرم سے بعد ہمارے شہر میں بھی روزانہ چند کیس شروع ہو گئے ہیں - ایسی حالت میں مسلمانوں کو توبہ کرنا چاہئے تھا تقوی اختیار کرتے - محتاجوں کی مدد کرتے - مگر ایسا نہیں کیا - اور افعال ناشائستہ کو دونی ترقی دی - چاروں طرف قبروں کو سجدے ہو رہے ہیں - غوث و قطب سے مدد مانگی جاتی ہے - نذر و نیاز ہو رہی ہے گلی کوچہ میں علم جھنڈے اوٹھائے گردش کرتے ہیں - ڈھول تاشہ کا ماتم ہو رہا ہے - ایک نقارہ بجاتے ہوئے سیاہ بکرے ذبح کر کے اوس کا خون گھروں میں لگایا جاتا ہے - بوٹی بوٹی تقسیم کیجاتی ہے ہر ایک گھر میں مولود ہو رہی ہے - مگر خیرات کا پتہ نہیں - ہمارے یہاں کی میلاد کا حال سنئیے - ۲ - ۳ - آدمی بیٹھکر میلاد پڑھتے ہیں - میلاد کیا ہے ؟ اچھا خاصا گانا ہے اور لطف یہ کہ ایسی میلاد کو فرائض اسلام پر ترجیح دیجاتی ہے - قصہ بالا سے ظاہر ہے سنئیے ! ایک مسجد میں میلاد تھی - لوگ بڑے ذوق شوق سے سن رہے تھے - یہاں تک کہ شب کے ۱ بجے مؤذن نے اذان کہدی اور انتظار کیا - کہ یہ لوگ اوٹھیں تو نماز ادا کر دیں - جب اُس نے دیکھا کہ کوئی خیال نہیں کرتا - تو خود تنہا نماز پڑھ لی - اُس کا نماز پڑھنا تھا کہ چاروں طرف سے لوگوں نے اوسپر لعنت ملامت شروع کر دی کہ کیوں میلاد کو چھوڑ کر نماز پڑھی - کیا نماز میلاد سے اچھی ہے ؟ معزز ناظرین یہ الفاظ ملاحظہ ہوں - کہ کیا نماز میلاد سے اچھی ہے ؟! استغفر اللہ

کون مسلمان ایسے الفاظ سن سکتا ہے - وہاں پر ایک مہربان حکیم حیدرخاں صاحب بھی موجود تھے اونہوں نے کہا - مردود اسلام کا حکم شریعت میں کہاں ہے ؟ اسپر یہ کفر کے کلمے زبان کی کو ہین کمبختوں کو اسلام کا ذرا لحاظ و پاس نہیں - توبہ توبہ - دیکھئے مسلمانوں کی یہ حالت ہے - ہاں طاعون کی بابت مرزا صاحب کا خیال لکھنا تو بھول ہی گیا - آپکو طاعون کی بابت الہام ہوا تہا - ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم انہ اوی القریہ حاشیہ پر لکھتے ہیں - یہ فقرہ انہ اوی القریہ اب تک اس کے معنے مجھپر نہیں کھلے (سچ ہے تجربہ سے کوئی لگتی بات نہ ملی ہوگی) اشتہار طاعون مطبوعہ ۲۰ فروری ۱۸۹۸ء گردافع البلاء مطبوعہ اپریل ۱۹۰۲ء میں فقرہ مذکور کی تشریح صاف طور پر یوں فرماتے ہیں ملاحظہ ہو صفحہ ۵ - یعنے جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی - اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا - تا تم سمجھو - کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی - کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تہا - اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہوگئے - یعنے ایکطرف پنجاب میں طاعون پھیل گئی - اور دوسری طرف باوجود اسکے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کا فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے - مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہوگیا - اور حضرت صفحہ ۶ پر الہاموں کا ترجمہ لکھتے ہیں - خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو ان میں رہتا ہے - وہ اس گاؤں کو طاعون کی دستبرد اور اسکی تباہی سے بچا لیگا - مگر چونکہ حضرت مرزا کے پیٹ میں کھلبلی تہی - کہ شائد یہ تک بندی پوری نہ ہوئی - تو جھٹ تاویل کرلوں گا - اسکے لئے بھی سامان موجود کر رکھا - صفحہ ۵ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں - کہ اوی کے معنے تباہی اور انتشار سے بچانا ہے - اور اپنی پناہ میں لے لینا - اس سے یہ مطلب کہ طاعون جارف یعنے جھاڑو دینیوالا نہ ہوگا - خلاصہ یہ صفحہ ۵ وصفحہ ۶ پر ایک عبارت طویل میں فرماتے ہیں - کہ کوئی ہے جو اپنے شہر کی نسبت ایسا الہام شائع کرے - ہاں وہ ہم میں اور کہتے ہیں - بلکہ ہر شخص اپنے شہر کی نسبت کہ سکتا ہے - کہ ہمارے یہاں طاعون جارف نہ پڑیگا - کوئی کہے یا نہ کہے ہم کہتے ہیں مرزا صاحب مقابلہ کرلیں - خدا کے فضل سے ہمارے یہاں ابھی تو ۲-۳ یومیہ کی اوسط ہے حالانکہ شہر ہے اور مرزا صاحب کے یہاں ۲۰-۵-۲ یومیہ کا - حالانکہ قادیان موضع ہے - کیوں جناب اب کیا حال ہے حکیم نورالدین صاحب کیوں قادیان سے باہر پڑے تہے کیوں آپ نے حکم دیدیا - کہ میرے یہاں کوئی نہ آوے - کیوں حکم دیا گیا - کہ میری جماعت طاعون زدہ یا ایسی میت پر نہ جاوے - کیوں قادیاں میں بجائے ۲-۳ ہزار کے ۲-۳ سو رہگئے - کیوں مرزائی سر پر پیر رکھکر بہاگ - عجب بدعقیدہ تہے - اور کیوں نہ ہوتے جبکہ آپکو خود ہی اپنے الہام پر اعتبار نہیں مرزا صاحب توبہ کیجئے - اب مرزائی بھی طاعون کے چنگل میں پھنس رہے ہیں - خدا کی درگاہ میں عاجزی کیجئے - ایسا تکبر اچھا نہیں - خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں جسنے آپکو ہر بات میں جھٹلایا - اور آپکا دعوی آپ کے منہ پر چھوڑ مارا - وہ یہ بھی کرسکتا ہے کہ قادیان میں طاعون جارف پھیر لے آوے - اور آپ جہاڑو دیں - اور رہے سہے کہانے کو رہجاویں - اے پاک پروردگار اپنے دست قدرت سے اسلام کی حالت درست کردے اور انکے دل کو ہمدردی سے بھر دے - اونکے اختلافات اور نفاق کو دور کردے - میں مضمون کی سرخی یہ لکھ آیا ہوں - کہ کیا مسلمان اب بھی نہ جاگیں گے - انکا حال بھی سنئے - مسلمانو عبرت کا مقام ہے - خوب غور کرو - سوچو اور خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ - یہ واقعہ دسمبر ۱۹۰۳ء کا ہے کہ شہر پیلی بہیت میں آریوں نے اپنی عادت قدیمہ کے موافق مسلمانوں کو چھیڑا - حسن اتفاق سے وہاں مولوی فیض الحسن صاحب کھنڈوی تشریف لے گئے اور مباحثہ کے واسطے مستعد ہوگئے - مولانا صاحب زور دے رہے تھے - کہ تقریری مباحثہ ہو جاوے مگر آریہ مرزا ئیت

مرزا قادیانی کا مقدمہ گورداسپور میں ۳۰ - ۱۰ مئی کو ہوتا رہا - ۲ گھنٹے مرزا صاحب بحیثیت ملزمان کٹہرہ رہے ۱۳ مئی قرار پائی مفصل آئندہ

ahmadimuslim.de

شب نے ادہ تحریری مباحثہ پر ٹالا ۔ غرض یہ کہ مولانا صاحب سے ان سے اسی سوال کئے گئے ۔ اور انکے جواب آریوں سے دیکر اسلام پر ۳۰ اعتراض کئے جنکا جواب دینے کو مولانا صاحب مستعد تھے ۔ مگر چند مولوی اُن کے سر ہوگئے ۔ اور جامع مسجد میں وعظ نہ کرنے دیا ۔ مولانا صاحب نے چاہا ۔ کہ لب سڑک وعظ فرماویں ۔ تو سب ہمارے حنفی مولویوں نے مولانا صاحب پر کفر کا فتوی دیدیا اور اعلان کر دیا کہ جو شخص اسکے وعظ میں شامل ہوگا ۔ وہ کافر ہو جائیگا ۔ جب مولانا صاحب کو کسی نے مدد نہ دی ۔ تو مجبور ہو کر وہ چلدئے ۔ مولوی صاحب کے جانے کے بعد آریوں نے پھر زور باندھا ۔ اور بار بار مباحثہ کیواسطے پکارا ۔ مگر ان مولویوں کو یہ شرم اور غیرت کہاں جو وہ باہر نکلتے اور مجیب کا فرض بجا لانے کے انکو آتا ہی کیا ہے جو مقابلہ کرتے بھنڈے بیٹھے سب کچھ سنتے رہے ۔ عوام نے مجبور ہو کر پھر چاہا ۔ کہ باہر سے کسی مولوی کو بلاویں ۔ اور غالباً مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری فاضل اور مولوی ابو رحمت صاحب کو لکھ بھی دیا ۔ اور دونوں صاحب مستعد بھی ہو گئے (جیسا کہ پرچہ الندیر سکھیہ سے ظاہر ہے) مگر پھر عوام کو ہمارے فاضل علماء نے روک دیا ۔ اور کہدیا ۔ کہ یہ دونوں صاحب وہابی ہیں ۔ اگرچہ ترک اسلام کتاب اچھی لکھی ہے ۔ مگر وہابیوں کے بلانے سے تم سب کافر ہو جاؤگے ۔ عوام مجبور ہو گئے اور خاموش ہو کر بیٹھ رہے ۔ یہ ہے ہماری ہمدردی اور یہ ہے ہماری حمیت اسلامی ۔ کہ دشمن کے مقابلے پر بھی ملکر کام نہیں کرتے ۔

راقم ۔ مولوی محمد رفعت اللہ صاحب

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

گذشتہ سے پیوستہ

چکڑالوی صاحب نے تیسری حدیث پر بالفاظ ذیل اعتراض کیا ہے ۔ "نماز عصر کے متعلق ایک حدیث حسب ذیل ہے اس مضمون کی اور بھی حدیثیں ہیں :-

عن البراء بن عازب قال نزلت هذه الآية حافظوا على الصلوٰت وصلوٰة العصر فقرأناها ما شاء الله ثم نسخها الله فنزلت حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى فقال رجل هي اذن صلوة العصر فقال قد اخبرتك كيف نزلت وكيف نسخها الله والله اعلم (رواه مسلم واحمد)

ترجمہ :- براء ابن عازب سے روایت ہے کہ یہ آیت اس طرح اتری حافظوا على الصلوات وصلوٰة العصر (حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز عصر کی) پس جبتک اللہ نے چاہا ۔ ہم اس آیت کو اسی طرح پڑھتے رہے ۔ پھر اللہ نے اسکو منسوخ کر دیا ۔ اور یہ آیت اس طرح نازل ہوئی حافظوا على الصلوة والصلوة الوسطى (حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز وسطی کی) پس ایک آدمی نے عرض کی کہ یہ نماز عصر کا حکم ہے فرمایا ۔ میں نے تجھکو بتایا ہے ۔ کہ یہ کیسے نازل ہوئی اور اللہ تعالی نے اسکو کیسے منسوخ کر دیا اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے (روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے)

(خلاصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ پہلے حافظوا على الصلوة والصلوة العصر نازل ہوا ۔ پھر اللہ تعالی نے عصر کا لفظ اڑا دیا اور اسکی جگہ وسطی کا لفظ نازل فرمایا ۔ اور آیت اس طرح اتری حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى

اس حدیث کے مطابق عصر کا لفظ اس جگہ اتارنے میں کچھ غلطی تھی ۔ اسلئے خدا نے اصلاح کر دی ۔ لیکن معلوم نہیں اس لفظ میں خدا کو کیا غلطی معلوم ہوئی ۔ کہ اسکو کاٹ کر وسطی کا لفظ اسکی جگہ درج کرایا ۔ اور غلط لفظ اتارا ہی کیوں ؟ پہلے ہی سوچ سمجھکر بولنا تھا مقولہ ہے کہ پہلے بات کو تولو ۔ پھر منہ سے بولو ۔ اگر عصر کے لفظ میں کچھ غلطی نہیں تھی ۔ اور عصر اور وسطی یکساں لفظ ہیں تو پھر خدا نے بیفائدہ کام کیا ۔ کہ خواہ مخواہ بے سود عصر کے لفظ کو منسوخ کیا ۔ اور وسطی کا اتارا ۔ بہرحال اس حدیث کے رو سے خدا پر دو اعتراضوں میں سے ایک اعتراض ضرور آئیگا ۔ یا تو لفظ عصر اتارنے میں اس سے کچھ غلطی ہوئی اور یا لغو اور بیفائدہ فعل اس سے سرزد ہوا

ایک اچھے بھلے لفظ کو کاٹ کر دوسرا دل سے بنا کر اس کی جگہ رکھا۔
معاذ اللہ۔ حاشا للہ۔ تعالی اللہ عما یصفون

یہ مسلم کی حدیث ہے جس کی حدیثوں کو قرآن پر قاضی بنایا جاتا ہو
اب کہئے مسلم یا کم از کم اسکی حدیث کس سلوک کی مستحق ہے
جو خدا پر الزام لگاتی ہے۔ میں تو کچھ نہیں کہتا۔ آپ
خود ہی انصاف فرماویں۔ (اشاعۃ القرآن ماہ مارچ)

سچ ہے انما شفاء العی السوال۔ بے علمی یا تجاہل انسان کو کیا نہیں کیا بنا دیتا ہے۔ جس طرح کسی چیز کی حد سے زیادہ محبت انسان کو اسکے عیوب سے اندھا کر دیتی ہے۔ اسی طرح کسی چیز سے بغض و عداوت اسکی خوبیاں چھپا لیتی ہے۔ اللہ اکبر یہ دعوی اور یہ تحقیق لینے سری ملا غنداور نپڈت لیکھرام کے سے اعتراض۔ خلاصہ آپکے اعتراض کا یہ ہے کہ صلوۃ العصر کا لفظ جو پہلے نازل ہوا تھا۔ کیوں اڑ گیا۔ پس سنئے کہ یہ راوی کا فہم ہے جسنے صلوۃ العصر کے نزول کا ذکر کیا ہے۔ آپنے اور نہیں تو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز کا رسالہ فوز الکبیر ہی دیکھا ہوتا۔ تو یہ اعتراض کبھی نکرتے ایسا تو بہت سی روائیتوں میں پاویں گے کہ راوی سمجھتے ہیں۔ کہ یہ آئیت فلاں بارے میں نازل ہوئی گو حالانکہ دونوں کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مگر دراصل وہ دونوں سچے ہوتے ہیں۔ خیر اسکی تفصیل تو رسالہ مذکور میں دیکھیں۔ یا ہماری عربی تفسیر کے شروع میں رسالہ فوز الکبیر کی عبارت منقولہ کو پڑھیں۔ یہاں پر آپکا جواب صرف اتنے سے تعلق رکھتا ہے۔ کہ بعض دفعہ سرور کائنات فداہ ابی و امی کسی آئیت کی تلاوت فرماتے ہوئے کوئی لفظ بطور تفسیر کے فرما دیتے تھے۔ جسکو بعض لوگ سمجھتے کہ یہ بھی قرآن ہی کا لفظ ہے۔ پھر جب کبھی نماز میں یا کسی ایسے موقع پر جہاں پر صرف قرآن شریف بغیر کسی تشریح اور تفسیر کے پڑھنے کا موقع ہوتا۔ تو وہ تفسیری لفظ نہ سنتے تو وہ سمجھتے۔ کہ منسوخ ہو گیا ہے۔ حالانکہ نہ تو اس کا نزول ہوتا۔ نہ نسخ۔ علاوہ اسکے نسخ کے معنے بھی سلف کے کلام میں بہت بڑے وسیع ہیں۔ جنکے بیان کرنے کی یہاں حاجت نہیں۔ قرینہ اس توجیہ کا جو ہمنے کی ہے۔ مسلم کی روائیت ہے۔ جو امام مسلم نے اسی حدیث کے متصل نقل کی ہے۔ جسکے الفاظ یہ ہیں:۔

قال امرتنی عائشۃ ان اکتب لہا مصحفا وقالت اذا بلغت ھذہ الآیۃ فآذنی حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ قال فلما بلغتہا اذنتہا فاملت علی حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطی وصلوٰۃ العصر قالت عائشۃ سمعتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:۔

یعنے راوی (جو حضرت عائشہ کا قرآن لکھتا تھا) کہتا ہے مجھے عائشہ نے حکم دیا۔ کہ جب تو اس آئیت والصلوٰۃ الوسطی پر پہنچے تو مجھے اطلاع کرنا۔ جب میں پہنچا۔ تو حضرت عائشہ نے صلوٰۃ الوسطی کیساتھ یہ لفظ بھی لکھوایا صلوٰۃ العصر پھر کہا۔ کہ مینے اسیطرح پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

اس حدیث سے جیکڑالوی کے اعتراض ہی کی نہیں۔ بلکہ علم و دیانت کی بھی جڑ کٹ جاتی ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ کا کاتب کو ہدائت کرنا اور پھر خاص موقع پر اطلاع پا کر یہ لفظ صلوٰۃ العصر لکھوانا صاف طور پر جتلا رہا ہے۔ کہ یہ لفظ اصل قرآن منقول عنہ میں نہ تھا۔ بلکہ یوں کہئے۔ کہ عام طور پر پڑھا بھی نہیں جاتا تھا۔ جسے عائشہ صدیقہ نے بطور تفسیر اور یادداشت کے غالباً حاشیہ پر لکھوایا۔ اور اس لفظ کے لکھوانے پر گویا عذر کیا۔ کہ میں نے یہ لفظ آنحضرت سے سنا ہے۔ حضرت عائشہ کی ذہین اور نکتہ رس طبیعت تو سمجھ گئی۔ کہ یہ لفظ قرآن کا نہیں بلکہ تفسیر نبوی ہے۔ لیکن بعض سامعین نے غلطی سے اسکو پہلے قرآن کا لفظ سمجھا۔ پھر آخر کچھ دنوں بعد اُن کی غلطی بھی رفع ہو گئی مگر افسوس کہ آپ آج تیرہ سو برس کے بعد اُس سے بڑھکر غلطی میں پڑے۔ جو آپ کی خوش فہمی کی دلیل ہے۔ (باقی باقی)

ترک اسلام۔ تیار ہو گیا ہے۔ جن اصحاب کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں اُنکے نام ارسال کیا جاویگا۔ عام مسلمانوں کو چاہئے کہ مقدور بھر اسکی اشاعت میں کوشش کریں۔
رعایتی قیمت ۶ / منیجر

ahmadimuslim.de

تحفہ چراغاں پر گہری نظر

ہمکو بعض خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ کوئی صاحب تحفہ چراغاں کے ریویو پر ہمارے خلاف کچھ لکھنا چاہتے ہیں۔ ہمکو اس کا کچھ خوف نہیں۔ جو صاحب چاہیں۔ شوق سے لکھیں۔ ہم انصاف کی نظر سے دیکھینگے۔ کیونکہ کسی چیز کی جانچ پڑتال ایک عمدہ چیز ہے جو اہل علم کی باخبری کی علامت ہے۔ مگر بغیر غور کئے کسی چیز پر کچھ رائے دینا یا اُس کے مخالف کچھ لکھنا کوئی اچھی بات نہیں خیال کیجا سکتی۔ اور جبکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت لال حسین ان افعال کے مرتکب ہو کر ولی نہیں ہو سکتے اس لئے اب کوئی وجہ نہیں کہ بلا دلیل خواہ مخواہ انکو ولی ثابت کرنے کی کوشش کیجاوے۔ ہمکو لال حسین سے کوئی ذاتی بغض نہیں ہے۔ جو ہم خواہ مخواہ ان کی بزرگی کا انکار کریں۔ بلکہ صرف واقعات کو دیکھتے ہوئے ہم ایسا کہنے پر مجبور ہیں۔ اور ساتھ ہی یہہ بھی خیال ہے۔ کہ ایسی کتابوں کا مذہب پر برا اثر پڑیگا۔ اور مخالفین اسلام ان واقعات کو پڑھکر خوب تھٹھہ لگائینگے اور کہینگے کہ کیا خوب! جو شخص مسلمانوں کے مذہب کے خلاف کام کرے۔ اسی کو مسلمان اپنا مقتدا بنا لیتے ہیں۔ اور اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے۔ تو اُن لوگوں کا یہہ اعتراض بہت وزن دار معلوم ہوگا۔ اور جو لوگ کہ ایسے شخصوں کو ولی بنا لیتے ہیں۔ وہ ایک لفظ بھی اسکے جواب میں نہ کہہ سکیں گے۔ لیکن جن کے نزدیک ہر مسلمان پر احکام شرع فرض ہیں" وہ صاف کہدینگے۔ کہ ہم ہرگز ایسے شخص کو اچھا نہیں جانتے۔ اور نہ ہمارا اسلام اسکی اجازت دیتا ہے۔ اور تمہارا اعتراض چونکہ ایک خاص شخص پر ہے اسکا جواب وہ ہی شخص ہے نہ کہ اسلام۔ بہرحال ہم اس کے مخالف نہیں ہیں کہ کوئی ہمارا جواب لکھے۔ نہیں لکھو اور خوب لکھو مگر ساتھ ہی ان سوالوں کا جواب بھی دیدو۔ جو ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔ تاکہ ہمکو یا تمکو بار بار لکھنے کی تکلیف نہ کرنی پڑے۔ اگر اس کی ضرورت ہوئی۔ کہ ہم بھی دلائل لکھیں تو ہم اپنے خیالات کی تائید میں بے شمار عقلی دلائل پیش کر سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ ہمارے پاس اولیاء اللہ کے اقوال کا بھی ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جسکو ہم پیش کر سکتے ہیں۔ مگر بالفعل چونکہ اسکی ضرورت نہیں اسلئے انکو نظر انداز کرتے ہیں۔ اب ہم آخر میں امید کرتے ہیں۔ کہ پنجہ فولاد کے لائق اڈیٹر ہمارے اعتراضات کو تسلیم کر کے تحفہ چراغاں کو از سر نو درست کر کے شایع کرینگے اور ان واقعات کو کتاب سے نکال ڈالیں گے۔

وہ سوالات یہہ ہیں

(۱) حضرت لال حسین کی زندگی تحفہ چراغاں میں دو حصوں پر تقسیم کی گئی ہے۔ اول حصہ اُن کی زندگی کا پابندی شرع میں گذرا ہے۔ اور دوسرا حصہ منہیات میں۔ اب سوال یہہ ہے۔ کہ اُن کی زندگی کا پہلا حصہ اچھا تھا۔ یا دوسرا؟ اگر پہلا حصہ اچھا تھا۔ اور دوسرا بُرا تو اُن کی زندگی کے دوسرے حصے کے حالات کیوں بطور اُن کی تعریف کے بیان کئے گئے ہیں؟ اور اس میں کیا خوبی ہے؟ اور اگر دوسرا حصہ اچھا ہے۔ تو کیوں؟ اور کس وجہ سے؟

(۲) احکام شریعت ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہیں۔ یا کوئی اس سے مستثنےٰ بھی ہے؟ اگر مستثنےٰ ہے تو کیوں؟

(۳) حضرت لال حسین عاقل بالغ تھے یا مجنوں؟ اگر مجنوں تھے۔ تو اُس کا کیا ثبوت ہے؟

(۴) ناچنا۔ کودنا۔ شراب پینا۔ ڈاڑہی منڈانا۔ حسین لڑکوں کے ساتھ صحبت ہونا۔ یہ سب افعال شرعاً جائز ہیں یا ناجائز؟ اگر جائز ہیں تو کس دلیل سے؟ اور اگر ناجائز ہیں۔ تو حضرت لال حسین ان افعال کے مرتکب ہو کر ولی کیسے ہوسکتے ہیں؟

(۵) تاریخ میں کسی ایسے بزرگ کا پتہ چلتا ہے۔ جو مثل لال حسین کے علی الاعلان شریعت کا مضحکہ اڑاتا ہو۔ اور بنی آدم کی اخلاق کو سخت نقصان پہنچاتا ہو؟

(۶) اگر کوئی اور شخص جو شراب پیتا۔ ڈاڑہی منڈاتا۔ ناچتا کودتا ہو

ahmadimuslim.de

(جیسا کہ موجودہ زمانہ میں اکثر لوگ ہیں) تو وہ ولی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتا ہے تو کیوں؟ اور اگر نہیں ہو سکتا تو کیوں؟ جبکہ لال حسین انہیں حرکات کی بدولت ولی ہو گئے۔

(۲) حضرت لال حسین کی ولایت انہیں افعال کی وجہ سے ثابت ہوئی ہے یا کسی اور دلیل سے؟ اگر انہیں افعال سے ثابت ہوئی ہے تو کیسے؟ اور اگر دوسرے دلائل ہیں۔ تو وہ کیا ہیں؟

(۳) حضرت لال حسین کی زندگی کے واقعات مصنف تحفہ چراغاں کو کہاں سے دستیاب ہوئے۔ اور اُن کی صحت عدم صحت کا اُن کے پاس کیا معیار ہے اور وہ معیار کہاں تک درست ہے؟

(۴) کیا فقرا میں کوئی ایسا فرقہ بھی ہے۔ جو احکام شرع کو بالائے طاق رکھ کر شریعت کی توہین کرتا اور کسی گناہ سے پرہیز نہ کرتا ہو۔ اور کوئی ایسا فرقہ ہے تو وہ شرعاً تعذیر اور سرزنش کا مستحق ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(۵) ہمبستر ہونا اہل زبان کس موقع پر استعمال کرتے ہیں۔ اور اس سے کیا سمجھا جاتا ہے یعنے اس کا مفہوم کیا ہے؟

(راقم۔ ابوالعلا محمد احسان اللہ خان از شاہجہانپور محلہ ملا خیل)

محرم اور تعزیہ داری

مسلمانوں کی بدقسمتی۔ ہمارا شہر شاہجہانپور بیہودہ رسم و رواج میں کسی دوسرے شہر سے ہرگز کم نہیں۔ جو جو رسمیں بالکل خلافِ شریعت ہیں۔ شاہجہانپور کے مسلمان اُن کو بڑے حوصلے سے کرتے ہیں۔ اور اسی کو عین دینداری اور تقویٰ خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ یہی اعتقاد اُن کا تعزیہ داری کی نسبت ہے یہاں کئی مہینے پہلے سے محرم کی آمد آمد شروع ہو جاتی ہے۔ اور جابجا تعزیہ بنانے کا انتظام شروع ہو جاتا ہے۔ جو لوگ کہ ٹکسالی تعزیہ دار ہیں۔ وہ ایک محرم ختم ہوتے ہی دوسرے سال کے لئے تعزیہ بنوانا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ اعلیٰ درجہ کا تعزیہ سال بھر سے کم میں مشکل بن سکتا ہے۔ ان شائقین کے علاوہ تاجر بھی فروخت کے لئے تعزیہ بناتے ہیں جنکو وقت کے وقت پر شائقین خرید لیتے ہیں۔ غرض یہ کہ جس زور شور سے تعزیہ داری کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ویسا کسی قومی اور مذہبی کام کے لئے نہیں کیا جاتا۔ مسلمانوں کی یہ حالت اگر صرف عملاً ہوتی۔ تو زیادہ قابل افسوس نہ ہوتا۔ مگر مصیبت تو یہ ہے۔ کہ اس کارروائی کیساتھ انکے خیالات و اعتقادات بھی بہت فاسد اور وہ یہ کہ عام طور پر تعزیہ کو متبرک خیال کیا جاتا ہے۔ اور مثل کتاب اللہ کے تعزیہ بھی بلا وضو نہیں چھوا جاتا۔ بلکہ اکثر تعزیہ والے تو بلا وضو تعزیہ نہیں بناتے اور کاغذ تک نہیں چھوتے۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ جو لوگ نماز کے لئے بجز عیدین کے کبھی وضو نہیں کرتے۔ وہ تعزیہ کیلئے ہر وقت باوضو رہتے ہیں پھر جب تعزیہ تیار ہو جاتا ہے۔ تو وہ بڑی تعظیم سے ایک بلند تخت پر رکھا جاتا ہے اور اسکے چاروں طرف خوشبو کی چیزیں جلائی جاتی ہیں۔ لوگ آ آ کر اسکی زیارت کرتے ہیں۔ اسکی طرف پشت کر کے کھڑا ہونا سخت گناہ خیال کیا جاتا ہے۔ اور اسکے اوپر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سب چھوٹے بڑے تعزیے (اُن کے نزدیک) ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں جیسے کہ چھوٹی بڑی تقطیع کے قرآن اور ہر قسم کی حمائلیں باعتبار کلام اللہ ہونے کے ایک مرتبہ میں ہیں۔ اسکے بعد اس تعزیہ پر بہت سی عرضیاں امام حسین علیہ السلام کے نام پر لٹکائی جاتی ہیں جنمیں کوئی بیٹا چاہتا ہے کوئی نوکری کی درخواست کرتا ہے۔ کوئی مرض سے صحتیابی کی آرزو کرتا ہے۔ غرض طرح طرح کی خواہشیں اُس عرضی میں لکھی جاتی ہیں۔ اور اُس کی نسبت خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس عرضی پر ضرور توجہ ہوگی۔ اور کچھ نہ کچھ حکم صادر ہوگا۔

معزز ناظرین! انہیں خیالات کی وجہ سے مسلمانوں

کے راستہ پر سے ڈگمگا گئے اور طرح طرح کی مشرکانہ رسمیں اُن کے راستہ میں حائل ہو گئیں۔ جنکی وجہ سے وہ صراط مستقیم سے بہک گئے۔ حالانکہ اسلام کی اصلی اور سب سے پہلی تعلیم یہی تھی کہ ایک خدا کو مانو۔ اور اسی ایک خدا سے ہر قسم کی مراد مانگو۔ گو مسلمان اعتقاداً تو اب بھی کہتے ہیں۔ کہ ہم ایک ہی خدا کو مانتے ہیں۔ اور نماز میں بھی ایاک نستعین پڑھتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ان طرز عمل اسکے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ تعزیہ جیسی ایک بیجان چیز سے مرادیں مانگتے ہیں اور اسپر عرضیاں لٹکاتے ہیں مٹھائی چڑھاتے ہیں۔

پھر بتلائیے۔ عملاً اون میں اور کفار میں کیا فرق ہے؟ اور وہ کس منہ سے بت پرستوں کو بت پرستی سے منع کر سکتے ہیں۔ بلکہ وہ خود اسی قسم کی ایک شرمناک غلطی میں مبتلا ہیں ہمنے خود دیکھا ہے کہ جب بعض مسلمانوں نے اہل ہنود پر بت پرستی کا الزام لگایا۔ تو اونہوں نے کہا۔ ہم اور آپ برابر ہیں۔ کیونکہ ہم اگر بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ تو آپ بھی تعزیہ سے مرادیں مانگتے ہیں۔ پھر ہم میں اور آپ میں کیا فرق؟

معزز ناظرین! اس سے معلوم ہو گیا کہ اہل ہنود تعزیوں کو اصول اسلام میں داخل سمجھتے ہیں اسلیے وہ اسکو جواباً پیش کرتے ہیں لیکن چونکہ جاہل مسلمان بھی اسکو اسلامی شعار خیال کر رہے ہیں اسوجہ سے وہ کبھی یہ نہیں کہتے کہ بھائی تعزیہ ہمارے یہاں کوئی شرعی فعل نہیں بلکہ بازاری لوگوں کی ایجاد ہے۔

ابھی ہی دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ جب عشرہ کے روز تمام مسلمان لبادیوں کی دوکانیں بند تھیں اور صرف ایک دنیادار تاجر کی دوکان کھلی تھی۔ میرے سامنے آنکے ایک ہندو نے بہت تعجب سے سوال کیا کہ بڑی تعجب کی بات ہے۔ کہ اس تہوار میں تمنے اپنی دوکان بند نہیں کی۔ تم سال بھر برابر فروخت کرتے ہو۔ اگر ایک روز تعزیوں کی وجہ سے دوکان بند رکھو گے۔ تو کونسا عظیم الشان نقصان ہو گا۔ اسکے جواب میں میں نے کہا۔ کہ میں بھلا سے کیوں دوکان بند کریں۔ تعزیہ دیکھنا بنانا ہمارے یہاں کوئی مذہبی فعل نہیں ہے یہ سنکر ہمارا مخاطب سخت متعجب ہوا۔ اور کہا کہ مجھکو آج یہ نئی بات معلوم ہوئی۔

مسلمانو! اس سے معلوم ہو گیا۔ کہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تعزیہ بنانا مسلمانوں کے یہاں ایک مشروع فعل ہے زیادہ تر افسوس تو یہ ہے کہ پڑھے لکھے مسلمان بھی اسکو منع نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ شاہجہانپور میں تعزیہ داری روز بروز ترقی پر ہے۔ اب کے ہی مرتبہ شاہجہانپور میں تقریباً (۵۰۰) تعزیہ بنے جسمیں تخمیناً ۲۵ ہزار روپیہ صرف ہوا ہوگا یہ روپیہ کچھ زیادہ نہیں ہے کیونکہ اکثر مرتبہ ایک ایک تعزیہ میں کئی کئی سو روپیہ صرف ہو جاتا ہے۔ اور تعزیوں کیساتھ جو آتشبازی باجا وغیرہ ہوتا ہے اسمیں سب ا روپیہ صرف ہوتا ہے۔ اسلیے ۵۰ ہزار روپیہ ان مصارف کیسامنے ایک معمولی رقم ہے اسکے بعد چہلم میں بھی اسی قدر روپیہ صرف ہوتا ہے۔ ۵۰ ہزار روپیہ ہیں اگر ۵۰ ہزار روپیہ سال بھی مذہبی کام میں صرف کیا جاوے۔ تو اس روپیہ سے ایک بڑی مذہبی انجمن قائم ہو سکتی ہے اور اس میں متعدد واعظ مقرر ہو سکتے ہیں جو اسلام کیطرف سے وکیل ہو کر اطمینان قلبی سے غیر اقوام کے حملوں کو روکیں اور اشاعت اسلام میں سرگرم رہیں۔ مگر مسلمان ایسا نہیں کرتے کرنا چاہتے ہیں بلکہ وہ اپنا روپیہ ہمیشہ اونہیں کاموں میں صرف کرتے ہیں جو دین و دنیا میں فائدہ مند نہ ہوں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ مسلمان اپنے روپیہ کا مصرف نہیں جانتے اور نہیں تمیز کر سکتے کہ اونکو روپیہ کس کام میں صرف کرنا چاہئے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ تعلیم یافتہ نہیں اور جبتک وہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم نہیں حاصل کریں گے۔ انکی حالت تبدیل نہیں ہوگی۔ اے اللہ تو مسلمانوں پر رحم فرما۔ اور انکی حالت کو تبدیل کر۔ اون کو سمجھ عطا کر۔ تاکہ وہ دیکھ سکیں۔ سن سکیں سمجھ سکیں۔ بھلا برا تمیز کر سکیں۔ والعبد۔ محمد اکرام اللہ۔ شاہجہانپوری

اشتہار مفید اخبار۔ خاکسار کے پاس کتب جھینے قریب ۱۰ ہزار کے ہیں اگر کوئی عالم یا علم شوق مطالعہ رکھتا ہو۔ تو راقم کے پاس آکر دیکھ سکتا ہے۔ تشریف آوری سے پہلے ایک ہفتہ اطلاع بخشیں۔ کتب فروش اپنی فہرستیں راقم کے پاس بھیجیں تاکہ معلوم

استفتاء

چونکہ اہلحدیث ایک قومی پرچہ ہے کسی خاص شخص کی رائے کا پابند نہیں اسلئے اسکے متعلق ہر ایک صاحب آزادی سے رائے دیسکتا ہے خصوصاً اسکے فتووں کے متعلق تو علماء ناظرین کا فرض ہے کہ غلطی ہو تو اطلاع دیا کریں اگر کسی صاحب کو عدیم الفرصتی کا عذر ہو تو صرف اتنا ہی لکھدیا کریں۔ کہ فلاں مسئلہ کی بابت فلاں کتاب دیکھو۔ تو بھی موجب شکریہ ہو۔ کون نہیں جانتا کہ انسان مرکب الخطاء والنسیان ہے [illegible] بڑوں بڑوں کا کلام ہے۔ (ابو الوفاء)

سوال نمبر ۱۔ ایک شخص کا نام رسول میراں بخش وغیرہ ہو اسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

نمبر ۲۔ فاحشہ عورت کی دعوت قبول کرنی جائز ہے یا نہیں؟

نمبر ۳۔ اگر فاحشہ عورت کوئی کام بنوائی کیلئے کسی مسلمان کاریگر کے پاس لائے تو اس کام کی مزدوری لینا جائز ہے یا نہیں؟

(راقم محمد خلیل شہر سیالکوٹی)

جواب نمبر ۱۔ اگر شخص مذکور کا عقیدہ خود شرکیہ نہیں تو نماز جائز ہے مگر اسکو چاہیئے کہ ایسا شرکی نام بدل دے۔

نمبر ۲۔ فاحشہ کی کمائی ہر طرح حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے مھر البغی حرام یعنی زانیہ کی آمدنی حرام ہے

نمبر ۳۔ اسکی مزدوری بھی جائز نہیں کیونکہ وہ حرام کی کمائی تو اسکی ملک ہی نہیں پھر جو کچھ مزدور کو کام کے بدلے میں یا کسی دوکاندار کو کسی چیز کے عوض میں دے گی۔ وہ غیر کا مال دیگی اسلئے جائز نہیں۔

سوال نمبر ۴۔ کافر اور مشرک میں کیا فرق ہے؟

نمبر ۵۔ مومن اور منافق میں کیا فرق ہے؟

نمبر ۶۔ جو شخص اسلام کو راست سمجھکر خاموش بلکہ فراموش رہتا ہو اسکو کیا سمجھنا چاہیئے۔ اور اسکی نجات کے بارے میں کیا رائے لگا سکتے ہیں؟ راقم عبد اللہ ابن رزاق مغلوں ضلع ہوشیارپور

جواب نمبر ۴۔ کافر اور مشرک میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے یعنے کافر تو وہ ہے جو دین اسلام سے منکر ہو۔ خواہ مشرک ہو۔ جیسے بت پرست قومیں خواہ موحد جیسے بعض فرقے عیسائیوں کے جنکو یونیٹیرین کہتے ہیں اور مشرک وہ ہے جو خدا کیساتھ کسی چیز کو شریک بناتا ہے خواہ علماً یا عملاً اسلام سے منکر ہو جیسے بت پرست وغیرہ یا قائل ہو جیسے بعضے نام کے مسلمان خدا کے سوا غیروں سے حاجات طلب کرنیوالے منتیں ماننے والے کو اصطلاح اور عام محاورہ میں انکو مسلمان کہا جاتا ہے اور وہ بھی اپنے آپکو مسلمان ہی جانتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ۔ حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ لیس الشرک عبادۃ الاصنام فحسب بل اذا کنت الی غیر اللہ فقد اشرکت بہ (فتوح الغیب مقالہ ۴۲) یعنے صرف بت پرستی ہی شرک نہیں بلکہ جب تم اللہ کے سوا کسی غیر کی طرف خود بھی مائل ہوئے تو مشرک ہو گئے۔ **نمبر ۵۔** منافق دو قسم ہوتا ہے ایک تو وہ ہی جو ظاہر میں تو ایمانداری کا دم بھرے۔ مگر دل سے کافر ہو جنکا ذکر پہلے پارہ کے پہلے رکوع میں ہے کہ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ یعنے وہ کہتے ہیں کہ ہم ایماندار ہیں۔ مگر دراصل وہ ایماندار نہیں ایسا منافق تو مومن کی ضد ہے یعنے مومن منافق نہیں اور منافق مومن نہیں ان ہی کی بابت فرمایا إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنے منافق آگ کے نچلے طبقے میں ہونگے ایک منافق وہ ہیں جنکا ایمان تو ہو مگر عمل ٹھیک نہ ہوں یعنے بدعمل جنکو حدیث شریف میں منافق کہا گیا ہے یعنی جھوٹ بولنے والا۔ وعدہ خلاف کرنیوالا عذر کرنیوالا۔ گالی گلوچ دینے والا۔ غرض گناہ کبیرہ کرنیوالا منافق ہے یعنے فاسق کو بھی حدیثوں میں منافق کہا گیا ہے ایسے منافق کافر نہیں ہوتے بلکہ مسلمان ہی کہلاتے ہیں مگر بدعمل۔ **نمبر ۶۔** اسکا جواب نمبر ۵ ہی میں آگیا ہاں توحید کا اقرار ہے تو بعد سزا کے نجات کی امید ہے حدیث شریف میں ہے کہ جنکے اعمال نامہ نیک اعمال سے بالکل خالی ہونگے انکو ارحم الراحمین بوجہ اقرار توحید محض اپنے فضل سے دوزخ سے نکالکر جنت میں داخل کریگا۔ جنت میں انکا نام عتقاء اللہ ہوگا۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

روسی مجاہدوں کی روانگی۔ دار الحکومت روس کی مجاہدوں کی پہلی ٹولی جسمیں مختلف طبقہ اور حیثیت کے ایکسو ساٹھ جوان شامل ہیں ۲۔ مئی کو بجانب میدان جنگ روانہ ہوئی۔ ایک جم غفیر روانگی کے وقت موجود تہا۔ جس نے بڑی گرمجوشی سے انکو رخصت کیا۔

جاپانی فتح پر رائیں:۔ دریائے یالو کی فتح سے جاپانی سپاہ کی قابل تعریف کارگذاری سے تعبیر کیجاتی ہے جس سے اُسکی وقعت بہت کچھ بڑھ جائے گی۔ گو ساتھ ہی فرانسیسی و جرمنی اخبارات بھی کہتے ہیں کہ یالو پر روسی فوج تہوڑی تہی۔ اور اُس کا ارادہ جاپانیوں کو تنگ کرنے سے زیادہ ہرگز نہ تہا۔

چارآنے کی شرح تار برقی نے ہندوستان بھر کے تار گھروں کا کام اس قدر بڑھا دیا ہے کہ گورنمنٹ ہند عنقریب ٹیلیگراف آفسوں کے اسٹاف کو بڑھانیوالی ہے۔

خیال کیا گیا تہا۔ کہ جنگ روس و جاپان کے چھڑ جانے سے تجارت کلکتہ کو فائدہ کثیر پہنچیگا۔ مگر تاجروں کو اس بارہ میں سخت مایوسی ہوئی ہے۔ (الصلح خیر)

بارکپور کے بابو کنج بہاری گھوس کے مکان میں ۲۵ مسلح ڈاکو نصف شب کے قریب گھس آئے اور اُس کے جسم کو شعلوں سے جلا جلا کر اُس سے آہنی صندوق کی چابی جسمیں تمام زیورات وغیرہ موجود تھے چھین لی۔ اور ۵ ہزار کے زیورات لیگئے۔

سنگاپور میں ایک شخص قبروں سے ہڈیاں نکالنے کے جرم میں زیر حراست ہے۔ اُس نے ۹۲ قبروں سے ہڈیاں نکالی تھیں اور تجارت کیلئے انہیں چین کو بھیجنے کا ارادہ رکھتا تہا۔

روس میں ڈاکوؤں کے ایک دستے نے ایک کروڑپتی ہیکب گھنبرگ نامی۔ اُس کی بیوی اور چار ملازموں کو ایک کلہاڑی کے ساتھ قتل کرکے اُس کا ۲۵ ہزار پونڈ لوٹ لیا۔ اور بھاگ گئے

مکانات کو آگ لگا دی۔

جاپانیوں نے انٹنگ سے لوشان کے درمیانی خطہ پر قبضہ کر لیا ہے جس میں بیس توپیں مع گھوڑوں گاڑیوں اور سامان حرب کے علاوہ۔ ۲۰ افسروں اور بہت سے سپاہیوں کے اُن کے ہاتھ آئیں۔ روسی فنگ ہانگچنگ کو لپسا ہو گئے۔

زار روس کہاں دفن ہیں؟۔ اس بات سے بہت کم لوگ واقف ہیں کہ پیٹروی گریٹ کے بعد جسقدر زار روس مرگے ہیں وہ سب ایک مقبرے میں جو جزائر نیوا کے ایک جزیرہ میں بنا ہوا ہے۔ دفن ہیں۔ ان سب کی قبریں یکساں ہیں اور ہر ایک قبر کی لوح پر متوفی کا نام درج ہے۔ سوائے اسکے اور کسی قسم کی آرائش نہیں کیگئی۔ سب کی قبریں سادہ ہیں۔ جنکے دیکھنے سے ایک عجیب عبرت پیدا ہوتی ہے (افسوس مسلمانوں کی شریعت میں تو قبروں کو سادہ رکھنے کا حکم تہا۔ مگر وہ ہیں کہ اس سادگی سے بیزار ہوکر بڑے مقبرے بنوالتے ہیں۔ افسوس)

بقول جرمن و فرنچ اخبارات کے روس کی فوج قلیل تہی اسپر جاپان کا فخر کرنا بیجا ہے۔

ٹوکیو سے خبر ہے کہ روسیوں نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ تعاقب میں ۳۰۰ جاپانی قتل۔ (غنیمت ہے)

جاپان نے جو روسی قید کئے ہیں۔ اُن میں تین سو سپاہی ایک اور تین افسر بھی ہیں۔

جاپان نے پورٹ آرتھر کے محصور کرنے کی آخری کوشش میں دو تارپیڈو کا نقصان اٹھایا۔

محاصرے میں ہنوز کامیابی ندارد۔ حالانکہ اور آٹھ بیکار جہاز یہاں غرق کئے ہیں۔

فتح یالو کی مفید شہرت سے جاپان قرضہ لینے کا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔

پیرس و لنڈن میں جاپان کے قرضہ چاہنے کی افواہیں گرم ہیں مقدار نامعلوم۔

ٹوکیو میں جاپانیوں نے فتح یالو پر قومی جشن منائے۔ بیشمار جھنڈے لہلہا رہے تھے

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

اردو اخبار ہماری ذیلی اور ارزاں قیمت ہے جو ہر ماہ پنجاب سے اخبار ہے اسکا نمونہ ہر شخص مفت طلب کر سکتا ہے ۔

فرمائش میں اخبار (خوشخبری) کا حوالہ ضرور دیں

صاحبان! یہ کتبخانہ ارزاں سے فروشی بیارے نوشی یا کم نفع زیادہ بکری کے اصول پر مدتوں سے رعائتی قیمتوں کے **اشتہار** مختلف ذرایع سے عام شائقین میں تقسیم کرتا ہے چنانچہ یہ اشتہار اسی غرض سے شایع کیا جاتا ہے کہ ناظرین الحدیث ان رعائتی قیمتوں سے فایدہ اٹھا سکیں۔ یعنے اب تو آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام والی مثل بھی صادق ہو گئی۔ یعنے جتنے روپیہ کی کتب رعائتی قیمت پر خرید کرتے ہی ماہ **اردو اخبار** (جو عمدہ عمدہ مضامین۔ تازہ بتازہ خبروں دلکش شعر و سخن دل خوش کن لطائف و ظرائف اور عقل کے کرشموں یعنی حل طلب بعض انعامی) معموں سے پر ہو کر ہفتہ وار عمدہ کاغذ پر نفیس لکھائی اور عمدہ چھپائی کے ساتھ اس کتبخانے سے شایع ہوتا ہے) مفت ملتا ہے۔ نیز ہر پیکٹ میں **لاثانی جنتری کلاں** سنہ ۱۹۱۰ء کی ایک جلد مفت روانہ کی جاتی ہے۔ اب صرف اشتہاری جنتری کہنا سخت بے انصافی ہوگی کیونکہ جنتری ہے ہم ۴ صفحہ عمدہ مضامین مفیدہ سے پر ہیں اور انہیں اشتہار نام کو نہیں کتب ایسی عمدہ اور رسالہ ایسا تحفہ ہے کہ جو صاحب ایک دفعہ آزمالیں پھر عمر بھر دوسرے کتبخانے کا نام نہ لیں کیونکہ بعض دیگر اشتہاری سوداگروں کی طرح اس کتبخانے کی **غرض** صرف ایک ہی بار فایدہ اٹھانیکی نہیں بلکہ اسکا مدعا رابطہ اتحاد بڑھا کر دامی مفاد پہنچانا اور حاصل کرنا ہے۔ جسکا ثبوت صرف آپ کو ایک دفعہ کے تھوڑے سے معاملے سے ملسکتا ہے ۔

نام کتاب	قیمت	رعائتی
ناول		
عیاش	[illegible]	[illegible]
دل افروز بدرشاہ مہرپارہ	[illegible]	[illegible]
عاشق صادق	[illegible]	[illegible]
گلاب چی	[illegible]	[illegible]
اسرار عجیبہ یا محرم اسرار	[illegible]	[illegible]
بہروپیہ	[illegible]	[illegible]
بچھڑوں کا ملاپ	[illegible]	[illegible]
جرم خاموشی	[illegible]	[illegible]
نا کام لیل	[illegible]	[illegible]
فلسطینی حصہ اول	[illegible]	[illegible]
دوم	[illegible]	[illegible]
کیسر کردار	[illegible]	[illegible]
ناخواندہ مہمان	[illegible]	[illegible]
چھوٹے	[illegible]	[illegible]
انجام ستم	[illegible]	[illegible]
سچی قربانی	[illegible]	[illegible]
عشرت شاہ و نزاکت	[illegible]	[illegible]
محاصرہ غرناطہ	[illegible]	[illegible]
انارکلی	[illegible]	[illegible]
آرام جان	[illegible]	[illegible]
بھیجی ہوئی دلہن	[illegible]	[illegible]
حسرت وصل	[illegible]	[illegible]
حمیدہ	[illegible]	[illegible]
خون ناحق	[illegible]	[illegible]
گلشن مد	[illegible]	[illegible]
فریب محبت	[illegible]	[illegible]
خورو حسن	[illegible]	[illegible]
فراق کا	[illegible]	[illegible]
کرشیل کی بیٹی	[illegible]	[illegible]
اور پنڈی	[illegible]	[illegible]
کرامات	[illegible]	[illegible]
شرح وقت رہتی	[illegible]	[illegible]
بنگال کا	[illegible]	[illegible]
حسین	[illegible]	[illegible]
وفادار عورت	[illegible]	[illegible]
چالاک عورت	[illegible]	[illegible]
انسان	[illegible]	[illegible]
آسمان کی	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	قیمت	رعائتی
مسلم و جعفر	[illegible]	[illegible]
گلستان کا	[illegible]	[illegible]
احمق الدین	[illegible]	[illegible]
ایران کی شہزادی	[illegible]	[illegible]
انقلاب	[illegible]	[illegible]
فردوس بریں	[illegible]	[illegible]
فتح اندلس	[illegible]	[illegible]
بیگم جوانی	[illegible]	[illegible]
حسن اتفاق	[illegible]	[illegible]
حمیدہ بیگم	[illegible]	[illegible]
جیالا کامل	[illegible]	[illegible]
جوم حسیناں	[illegible]	[illegible]
بشارت	[illegible]	[illegible]
بستر مرگ	[illegible]	[illegible]
بدر النساء کی مصیبت	[illegible]	[illegible]
بہشت بریں	[illegible]	[illegible]
یوسف جان	[illegible]	[illegible]
پری بانو	[illegible]	[illegible]
پریم کلا	[illegible]	[illegible]
تصویر رسوائی	[illegible]	[illegible]
دیانت	[illegible]	[illegible]
جہانگیر	[illegible]	[illegible]
جاند	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	قیمت	رعائتی
چندر کی	[illegible]	[illegible]
حسن انجلینا	[illegible]	[illegible]
حسرت دید	[illegible]	[illegible]
خسرو	[illegible]	[illegible]
سلطان	[illegible]	[illegible]
خواب	[illegible]	[illegible]
خاور نامہ	[illegible]	[illegible]
خون عاشق	[illegible]	[illegible]
خونی قسمت	[illegible]	[illegible]
خیر النساء	[illegible]	[illegible]
درد دل	[illegible]	[illegible]
رضیہ سلطانہ	[illegible]	[illegible]
سلطان	[illegible]	[illegible]
رنجیت	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	قیمت	رعائتی
سلیمان اور تارا	[illegible]	[illegible]
سانول دلہی	[illegible]	[illegible]
سلیمان و بلقیس	[illegible]	[illegible]
سچی محبت	[illegible]	[illegible]
شمشیر قائلہ	[illegible]	[illegible]
شاہ و وزیر	[illegible]	[illegible]
شام جوانی	[illegible]	[illegible]
طوفان بے تمیزی	[illegible]	[illegible]
طلسم تاریخ	[illegible]	[illegible]
عصمت	[illegible]	[illegible]
عشق و لقب	[illegible]	[illegible]
عقد ثریا	[illegible]	[illegible]
عزیز مصر	[illegible]	[illegible]
عشقی پارسا	[illegible]	[illegible]
فانوس خیال	[illegible]	[illegible]
کرشمہ الفت	[illegible]	[illegible]
گرشن کماری	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	قیمت	رعائتی
گنجینہ گیسو	[illegible]	[illegible]
کوکلا کماری	[illegible]	[illegible]
کستوری	[illegible]	[illegible]
کامنی	[illegible]	[illegible]
کرشمہ محبت	[illegible]	[illegible]
کنور	[illegible]	[illegible]
کہکشاں	[illegible]	[illegible]
کشتہ محبت	[illegible]	[illegible]
گلشن	[illegible]	[illegible]
گلثوم	[illegible]	[illegible]
گلدستہ	[illegible]	[illegible]
لال کپتان	[illegible]	[illegible]
مسافر دمشق	[illegible]	[illegible]
محمود و غزنوی	[illegible]	[illegible]
مارستین	[illegible]	[illegible]
منصور و موہنا	[illegible]	[illegible]
ماہ کنعان	[illegible]	[illegible]
مارتن	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	قیمت	رعائتی
رتبہ حجاب	[illegible]	[illegible]
مرنالنی	[illegible]	[illegible]
میوہ تلخ	[illegible]	[illegible]
مہرجبا	[illegible]	[illegible]
ناوک تقدیر	[illegible]	[illegible]
نامہ یار	[illegible]	[illegible]
نوابی دربار	[illegible]	[illegible]
نئی نویلی	[illegible]	[illegible]
نورجہاں	[illegible]	[illegible]
نرالی ادا	[illegible]	[illegible]
نازنین	[illegible]	[illegible]
نشتر	[illegible]	[illegible]
وینس کا سوداگر	[illegible]	[illegible]
تواریخ و سوانح عمریاں	[illegible]	[illegible]
حضرت علی	[illegible]	[illegible]
نورجہاں	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	قیمت	رعائتی
دوست محمد خان	[illegible]	[illegible]
امیر کابل	[illegible]	[illegible]
زیب النساء	[illegible]	[illegible]
سوانح مرہٹہ	[illegible]	[illegible]
تانیتا بھیل	[illegible]	[illegible]
سکندر اعظم	[illegible]	[illegible]
ذوالقرنین	[illegible]	[illegible]
حسن آرا بیگم	[illegible]	[illegible]
حیات صلاح الدین	[illegible]	[illegible]
سیرۃ النعمان	[illegible]	[illegible]
تذکرہ خواتین	[illegible]	[illegible]
افسانہ نفیس	[illegible]	[illegible]
کھانا پکانیکی کتابیں	[illegible]	[illegible]
خوان نعمت	[illegible]	[illegible]
خورد	[illegible]	[illegible]
الوان نعمت	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	قیمت	رعائتی
ناٹک	[illegible]	[illegible]
جام جہاں نما	[illegible]	[illegible]
سندر سیتا	[illegible]	[illegible]
ماراستین	[illegible]	[illegible]
بلبل بیمار	[illegible]	[illegible]
بزم سلیمان	[illegible]	[illegible]
بدر منیر	[illegible]	[illegible]
پرنس فدا	[illegible]	[illegible]
چندر سین	[illegible]	[illegible]
چھبیلی	[illegible]	[illegible]
حقیقت	[illegible]	[illegible]
خون عاشق	[illegible]	[illegible]
رام سیلا اردو	[illegible]	[illegible]
ہندی	[illegible]	[illegible]
شیریں فرہاد	[illegible]	[illegible]
سلطان	[illegible]	[illegible]
غنچہ محبت	[illegible]	[illegible]
فسانہ عجائب	[illegible]	[illegible]
لیلیٰ مجنوں	[illegible]	[illegible]
شیر	[illegible]	[illegible]

نام درخواستیں بنام منشی رام اگروال تاجر کتب مہتمم تعلیمی کتبخانہ پنجاب و پروپرائٹر اردو اخبار منشی رام اگروال پریس انارکلی لاہور ہوں ۔